قرآن کریم میں اللہ تعالی کے لیے جمع کا لفظ کیوں استعمال ہوا؟

مجیب: ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

مصدق: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Gul-3339

تاریخ اجراء: 27 جمادی الاولیٰ 1446ھ / 30 نومبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اللہ پاک نے قرآن مجید میں اپنی ذات کے لیے متعدد مقامات پر جمع کا صیغہ ارشاد فرمایا ہے جیسے

''وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْكُمْ'' ''اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ'' ''نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ لَا تُصَدِّقُوْنَ''

وغیرہ۔ پوچھنا یہ ہے کہ جب اللہ پاک وحدہ لاشریک ہے تو پھر جمع کا صیغہ اپنے لئے ارشاد فرمانے میں کیا حکمت ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

قرآن پاک میں اللہ پاک نے اپنے لئے جو جمع کے صیغے ارشاد فرمائے ہیں، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ عظمت و تعظیم کے لیے ہے۔ اس کی دوسری وجہ یہ بھی مفسرین نے بیان فرمائی ہے کہ جہاں پر اللہ پاک نے اپنے لئے جمع کا صیغہ ارشاد فرمایا ہے وہاں اللہ پاک کی ذات، صفات اور اسماء کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور جہاں اپنے لئے واحد کا صیغہ ارشاد فرمایا ہے وہاں صرف اللہ پاک کی ذات کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ بندوں کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اللہ پاک کے لیے واحد کا صیغہ استعمال کریں اگرچہ جمع کے صیغے کے استعمال میں بھی حرج نہیں ہے۔

تفسیر کبیر میں ہے:

”قد یعبر عن الواحد بلفظ الجمع، والمراد التعظیم قال اللہ تعالی: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ“

ترجمہ: کبھی واحد کو جمع کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور وہاں تعظیم مراد ہوتی ہے جیسے اللہ پاک کا فرمان: (ترجمہ کنزالایمان) بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن۔ (تفسیر کبیر جلد 17، صفحہ 289، مطبوعہ بیروت)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تفسیر نعیمی میں

"وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ"

کے تحت فرماتے ہیں: "خیال رہے کہ "قُلْنَا" جمع کا صیغہ ہے، رب تعالیٰ نے اپنے لئے واحد کا صیغہ بھی فرمایا ہے بیان توحید کیلئے، جمع کا بھی، اظہار عظمت کیلئے۔" (تفسیر نعیمی جلد 1، صفحہ 242، مطبوعہ لاہور)

جمع کے صیغے کی دوسری وجہ بیان کرتے ہوئے صراط الجنان میں فرمایا: "علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یاد رکھیں کہ (قرآنِ پاک میں) جب اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے بارے میں جمع کے صیغہ کے ساتھ کوئی خبر دے تو اس وقت وہ اپنی ذات، صفات اور اَسماء کی طرف اشارہ فرما رہا ہوتا ہے، جیسے ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

"اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ"

(ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن، اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔) اور جب اللہ تعالیٰ واحد کے صیغہ کے ساتھ اپنی ذات کے بارے میں کوئی خبر دے تو اس وقت وہ صرف اپنی ذات کی طرف اشارہ فرما رہا ہوتا ہے، جیسے ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

"اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ"

ترجمہ کنزالایمان: بیشک میں ہی ہوں اللہ، رب سارے جہان کا۔ (صراط الجنان جلد 9، صفحہ 693-694 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بندوں کیلئے بہتر یہی ہے کہ وہ اللہ پاک کیلئے واحد کا صیغہ استعمال کریں، اگرچہ جمع کا لفظ بولنا بھی جائز ہے۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ سے **سوال** ہوا: "تعظیماً جمع کا لفظ خدا کی شان میں بولنا جائز ہے یا نہیں؟ جیسے کہ "اللہ جل شانہ یوں فرماتے ہیں"۔ اس کے **جواب** میں فرمایا: **حرج نہیں، اور بہتر صیغہ واحد ہے** کہ واحد احد کے لیے وہی انسب ہے" (فتاوی رضویہ جلد 11، صفحہ 207، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم